نعت

جناب محمد ایوب صاحب ایم، اے، بمبئی

معبودِ حقیقی سے بہت دور تھا انسان — گردابِ بلا میں تھی پھنسی کشتئ ایمان
انسانیت افسردہ تھی اخلاق تھا پامال — انسان کے دشمن تھے خود انسان کے اعمال
اخلاق و محبت کے عوض عام تھی نفرت — بغض و حسد و کینہ تھی انسان کی فطرت
اللہ کی مخلوق کی یہ حالتِ بد تھی! — گمراہئ انسان کی دنیا میں نہ حد تھی
پھر خالقِ عالم نے کرشمہ یہ دکھایا — باطل کی زمیں سے شجرِ نور اُگایا!
تاریک فضاؤں میں نئی روشنی آئی — گلزارِ براہیم میں پھر فصلِ گل آئی
حق اور صداقت کا بھی چرچا ہوا ہر سو — الحاد جو سرگرم تھا پسپا ہوا ہر سو
یہ معجزہ اک بندۂ کامل نے دکھایا — توحید کا پرچم علی الاعلان اٹھایا
شمشیر تھی پاس اس کے نہ سپر تھی نہ کماں تھی — پاس اس کے فقط پیار محبت کی زباں تھی
ہر ظلم کے بدلے میں وہ دیتا تھا دعائیں — دشمن پہ تھیں اس کی محبت کی نگاہیں
افلاس سے پائی نہ کبھی اس نے رہائی — قربان مگر اس پہ تھی سلطانی و شاہی
اس کا دلِ پُرسوز ہر اک کے لیے دھڑکا — رحمت کا وہ بادل جہاں پہنچا وہاں برسا
اللہ کا محبوب، دو عالم کا اُجالا — نبیوں کا وہ سرتاج تھا دنیا کا سہارا
قرآن کے فرمان پہ رہتا تھا وہ عامل — اللہ کا ہمراز تھا وہ بندۂ کامل!
کیا درجہ تھا کیا رتبہ تھا کیا آن تھی کیا شان — دُنیا کا وہ انسان بنا عرش کا مہمان
یہ بندہ و آقا کی ملاقات تو دیکھو — اک خاک نشیں کے یہ کمالات تو دیکھو

یہ واقعہ تاریخ کا اک بابِ گراں ہے
انسان کی عظمت کا درخشندہ نشاں ہے